THE ALHAKAM.

ان تنصروا اللّٰہ ینصرکم و یثبت اقدامکم

الحکم

چھپا دست ہمت میں زور قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے
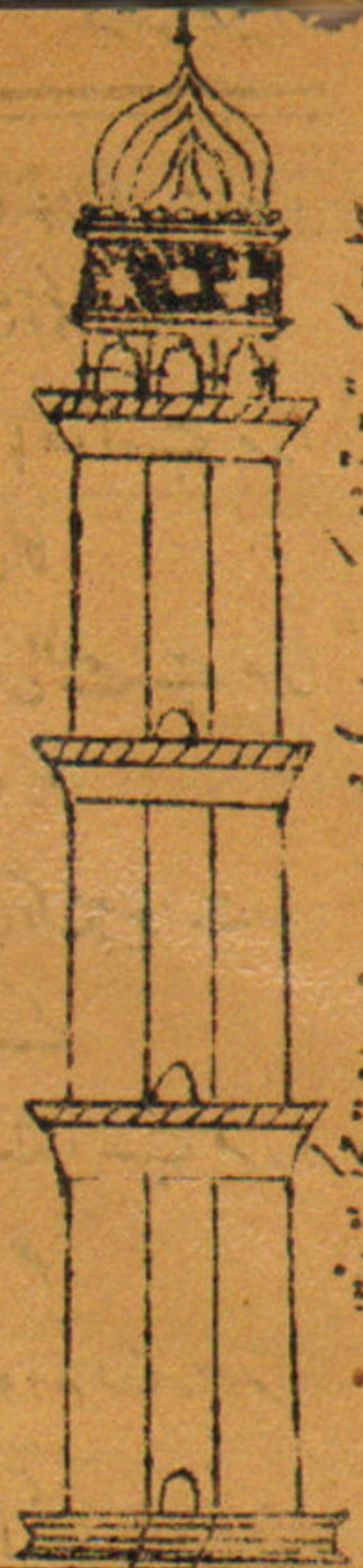
شرح قیمت
ہر صورت میں پیشگی
وصول ہوگی
مربیان الحکم سو ۱۰ مہ
معاونین ۶ مہ
عام قیمت ۴ مہ

ایڈیٹر و مالک شیخ یعقوب علی تراب احمدی (عرفانی)

جلد	قادیان دارالامان مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۲۱ء	سلسلۃ الجدید	نمبر ۳

دارالامان کی خبریں

گذشتہ ایام کا سب سے مشہور واقعہ تو امیر پیغام کی ناکامی ہے۔ جو اسے دوسری بار ارض حرم میں ہوئی۔ اپنے چند ایک حواری موالی کے ساتھ بڑے طمطراق سے آنجناب آئے۔ اور جناب سید محمد احسن صاحب امروہوی کو ساتھ لے جانے پر مصر ہوئے۔ اور ان کی خدمت میں بہت کچھ عرض معروض کی۔ اور ہماری طرف سے اس میں کوئی دخل نہ دیا گیا۔ بلکہ انہیں اپنا زور لگانے کے لئے ہر طرح کی سہولتیں مہیا کی گئیں۔ بلکہ جناب سید صاحب کی تودیع کے لئے احباب اڈے کے پاس جمع ہو گئے۔ مگر جناب مولوی محمد احسن صاحب نے فرمایا کہ مجھے نماز میں القا ہوا ہے۔ کہ نہ جاؤ۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب بعد حسرت و یاس جیسے آئے تھے ویسے ہی چلے گئے۔

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی توجہ اصلاح جماعت مرکزیہ کی طرف خصوصیت سے ہے۔ حضور کے خطبات جمعہ نے نمایاں اثر دکھلایا ہے۔ تخفیف صدر انجمن اور نظارت ہر دو میں ہوئی ہے۔ جو خوشی قبول کی گئی ہے۔ اور ساٹھ سے اوپر یا محتاج پانے والوں نے ۱۵ فیصدی اور سو سے اوپر پانے والوں نے ۲۰ فیصدی علاوہ چندہ دینا منظور کیا ہے۔ بعض احباب فارغ بھی ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالے ان کا حامی و ناصر ہو۔

الحکم کی طرف توجہ فرمائیے

صاحبان! الحکم آپ کی خدمت میں برابر حاضر ہو رہا ہے۔ رجسٹرڈ نمبر نہ ملنے کی وجہ سے دو پرچے اکٹھے بھیجنے پڑتے ہیں۔ عنقریب یہ مشکل بھی حل ہو جاوے گی۔

آپ الحکم کی سالانہ قیمت جلسہ پر ساتھ لائیں۔ یا

(انوار احمدیہ پریس میں باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب تراب احمدی عرفانی شایع ہوا)

کسی ہاتھ بھجوائیں۔ یا جنوری کے ابتدا میں وی پی کیلئے تیار رہیں ۔

جذبات شوق

دل ہے نثار جس پر وہ دلربا ہے مرزا
جاں جس کے منہ کے واری وہ جانفزا ہے مرزا

تن جس کی خاک راہ ہے وہ مہ لقا ہے مرزا
میں جسکے در پہ سائل وہ بادشاہ ہے مرزا

جس نے وفات عیسےٰ قرآں سے کر کے ثابت
ہے شرک سے بچایا وہ حق نما ہے مرزا

بحر گناہ سے جس نے کشتی نکالی اپنی
میں جاؤں اس کے واری وہ ناخدا ہے مرزا

تھا انتظار جسکی مدت سے اس جہاں کو
با شان و شوکت آیا وہ مقتدا ہے مرزا

جس کی چمک سے چمکا سارا جہان یکسر
اے آنکھ والو دیکھو وہ مہ لقا ہے مرزا

ہیبت سے جس کی اآں پنڈت بھی مر گیا تھا
سکتہ میں آگئے وہ قہر خدا ہے مرزا

مردوں کو جس نے بخشی آکر حیات ابدی
وہ میرا پیارا آقا حق کی ندا ہے مرزا

شمس و قمر ہوئے تھے محبوب جس ضیا کے
وہ حضرت مقدس عین الضیا ہے مرزا

ناداں مولویو! کافر جسے ہو کہتے
حق کی قسم کہ سچا وہ رہنما ہے مرزا

جس کی ادا نے گھائل اک آں میں کر دیا ہے
وہ دلربا ہے مرزا شیریں ادا ہے مرزا

دیکھے بہت حسیں ہیں اس آنکھ نے اگرچہ
لیکن جو سب سے بانکا ہے دلربا ہے مرزا

دنیا کے سارے مذہب میداں میں جب تھے آئے
فائق رہا جو سب پر وہ باخدا ہے مرزا

مشرق سے تا بمغرب شہرہ ہوا ہے اس کا
کہتے ہیں گورے کالے شمس الضحےٰ ہے مرزا

نیر خیال رکھنا یورپ میں بھی ہمارا
ہیں بھائی بھائی دونوں اک پیشوا ہے مرزا

باد صبا جو گذرے گلشن سے قادیاں کے
محمود سے یہ کہنا جو مقتدا ہے مرزا

حضرت دعا یہ کرنا سارا جہان یکدم
ہو جائے اسیر شیدا جو مہ لقا ہے مرزا

مقبول شکر باری کیونکر بیاں ہو ہم سے
جب فضل حق سے مرشد ہمکو ملا ہے مرزا

(خاکسار مقبول احمد کلانوری)

آج کل کے عرسوں میں کیا ہوتا ہے

حسن نظامی کے درویش خانہ متصل درگاہ شریف میں حسب دستور قدیم سترہویں تاریخ کا دن ختم ہونے کے بعد رات کو ۹ بجے نماز کے بعد قوالی شروع ہو گئی۔ اور اٹھارہویں تاریخ کو اتوار کے دن گیارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک قوالی ہوگی۔ اور پھر نماز ظہر کے بعد چار بجے تک قوالی ہوگی۔ اور ساڑھے چار بجے آخری نماز ہو جائے گی ۔

اب کے درویش خانہ کی قوالی کے لئے چند مشہور اور نامور قوالوں کو باہر سے بلایا گیا ہے۔ جو رات کی قوالی میں زیادہ تر حضرت مولانا سید اکبر حسین صاحب اکبر الہ آبادی رحمۃ اللہ کا عارفانہ کلام گائینگے۔ اور جناب ڈاکٹر اقبال صاحب کی صوفیانہ نظمیں بھی ساز کی قوالی سے پہلے رات کی محفل میں شاید چند خوش لحن مشائخ بغیر ساز کے حضرت اکبر کا کلام ارشاد فرماویں گے ۔ الحکم۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ مشائخ قرآن مجید کے معارف و حقائق بیان فرماتے اب گانا سناتے ہیں۔ کیا اب مسیح ربانی

الحکم بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دارالامان مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۲۱ء

ہمارا جلسہ سالانہ

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ وہ ایام قریب ہیں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت ہمارے بھائی مختلف علاقوں سے سلسلہ احمدیہ کے مرکز میں جمع ہونگے۔ اور اپنے موجودہ امام کے فیوض سے اپنی اپنی استعداد اور نصیبہ کے مطابق پائینگے؛

اس دفعہ کا جلسہ اپنے اندر بہت سی خصوصیات رکھتا ہے۔ اس لئے امید ہے۔ کہ احباب کرام بھی خاص طور سے اپنے آپ کو تیار کر کے لائیں گے۔ اور وہ فیوضات قدسیہ پائیں گے۔ جو صرف اللہ والوں سے مخصوص ہیں۔ جلسے تو عموماً ہوتے ہی رہتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں مسٹر گاندھی لاہور آئے۔ تو موچی دروازہ کے بیرونی باغ میں پچاس ساٹھ ہزار اور بقول اخبارات لاہور ایک لاکھ مرد و زن کا اجتماع ہو گیا۔ لیکن یہ اجتماع ایک دنیوی غرض کے لئے تھا۔ محض اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے اجتماع تو ہر جگہ نہیں ہوتا۔ پس جو خصوصیات قادیان کے جلسہ میں ہیں۔ اس کی نظیر روئے عالم پر سوائے میدان عرفات کے اور کہیں نہیں مل سکتی۔ ورنہ مجھے بتاؤ۔ کہ فرزندان توحید کا اس ذوق شوق سے اجتماع اور کہاں ہوتا ہے۔ پھر مکہ معظمہ میں تو اب کوئی ایسا امام نہیں۔ جو آنے والوں کو وہ ہدایت دے سکے۔ جس کا پیغام سید المعصومین حضرت خاتم النبیین لائے۔ مگر یہاں دارالامان میں خدا کے فضل سے ایک برگزیدہ بارگاہ لم یزلی موجود ہے جو ہمیں وہ وہ معارف و حقائق دینی سناتا ہے۔ کہ پورے یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ نبیوں کے بعد بہت کم اولیاء اللہ نے یہ سنائے۔ اور یہی اس کے امام برحق و مقتدا و صادق ہونے کا نشان ہے۔ ذکر الٰہی اور تقدیر الٰہی اور حقیقۃ الرویا پڑھو اور پھر گذشتہ تیرہ سو سال کی تمام کتابیں (سوا حضرت مسیح موعود کی کتابوں اور تقریروں کے) دیکھ ڈالو۔ یہ نکات معرفت کسی میں بھی نہ پاؤ گے؛

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

پس ہمارے احباب کے لئے یہ زمانہ نہایت ہی غنیمت ہے جہاں تک ممکن ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اپنے ساتھ اپنے دوسرے اقرباء و احباء کو بھی لانا چاہیئے۔ انہیں اس چشمہ صافی کے کنارے تک پہنچا دو۔ پھر وہ باوجود تشنہ کامی کے اگر آب حیات سے محروم رہیں۔ تو ان کی قسمت؛

یہ جلسہ عام عرسوں اور میلوں کی طرح نہیں ہے۔ کہ آئے اور چند روز تماشہ دیکھ لیا۔ اور چلے گئے۔ یہاں تو اپنے نفس کی اصلاح اور تزکیہ کے لئے آتے ہیں۔ پس اس غرض کو مدنظر رکھ کر آنا چاہیئے۔ اور اپنی ہر ضرورت ہر شوق ہر خواہش پر اسی مقصد اعظم کو مقدم رکھنا چاہیئے۔

اس راہ میں اگر تکلیف بھی ہو۔ اسے بطیب خاطر برداشت کیا جاوے۔ یہ نہیں کہ کھانے پینے سونے اور چلنے پھرنے کا ہی دھیان رہے۔ جلسہ کا وقت کبھی ادھر ادھر دوسرے کام میں نہیں لگانا چاہیئے۔ بڑے افسوس اور تعجب کا مقام ہوگا۔ کہ ادھر تقریر ہو رہی ہو ادھر بعض دوست اس وقت باہر چلے جائیں یا حقہ نوشی میں مشغول ہوں۔ بعض اوقات شیطان نیکی کے لباس میں بھی گمراہ کر دیتا ہے۔ مثلاً تقریر ہو رہی ہے۔ اور یکدم خیال آیا۔ کہ نماز کا وقت قریب ہے وضو کر آئیں۔ حالانکہ نماز تو سب نے پڑھنی ہوتی ہے۔ اور

اس کے لئے وقت مقرر ہے۔ مگر مطلب شیطانی یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح اس وقت تقریر سننے سے محروم رہجائیں اسی طرح دیگر حوائج ہیں۔ جو شیطان کی اکساہٹ کی صورت میں نمودار ہوتی ہیں۔ بہت بہت استغفار کرنا چاہیئے۔ تاکہ استفاضہ فیض سے محرومی نہ ہو۔

اس کے علاوہ اپنا روپیہ بجائے اپنی تن پروری کے دینی ضروریات پر خرچ کرنا چاہیئے۔ اشاعت اسلام کے لئے گر خود نہیں جا سکتے۔ تو کم از کم مالی حصہ تو ہمیں ڈالنا چاہیئے۔ پھر سلسلہ کے لٹریچر کو کہ بہترین ذریعہ تبلیغ ہے۔ خریدنا چاہیئے۔ اور یہ کتابیں تحریر کر تصنیف و تالیف کرنے والوں اور چھاپنے والوں کی حوصلہ افزائی چاہیئے۔ مگر یاد رہے۔ کہ سب سے مقدم حضرت اقدس کی کتابیں ہیں۔ ہم کوشش کریں گے۔ کہ آیندہ کسی اشاعت میں تمام ان کتابوں رسالوں ٹریکٹوں کی فہرست دے سکیں۔ جو دارالامان میں بتقریب جلسہ یا دوران سال میں تیار ہونگیں۔ تاکہ احباب کو ان کے خریدنے میں سہولت ہو۔ غرض ہمارے احباب میں علمی اور دینی ذوق شوق نظر آنا چاہیئے۔ اور دوسری سب چیزوں کو دوسرے درجے پر۔ آپ تین چار روز یہاں آکر جو کچھ دیکھتے ہیں اس کے منتظر گھر بیٹھے دیکھنے اور جو کچھ یہاں سنتے ہیں اسے اپنے اپنے مکانوں پر سننے کے لئے بہترین ذریعہ اخبارات ہیں۔ پس جس طرح بھی ہو سکے سلسلہ کے اخبار آپ کو اپنے نام جاری کرنے چاہئیں۔ اس وقت الحکم۔ فاروق۔ نور۔ الفضل اخبارات اور تشحیذ الاذہان۔ ریویو آف ریلیجنز رسالے شایع ہوتے ہیں۔ ہر شخص اپنے اپنے مذاق اور ضرورت کے مطابق ان سے متمتع ہو سکتا ہے۔ ناخواندگی کا عذر فضول ہے۔ کیا کسی دوست یا کاروباری آدمی کا خط محض اس عذر پر پڑھنے سے رہ جاتا ہے۔ کہ میں ناخواندہ ہوں۔ اگر ایسا نہیں ہوتا تو دیار یار کی خبریں اور تحریکات کے جاننے کے لئے یہ عذر کیوں ہو۔ کہ ہم ناخواندہ ہیں۔

پس ہر ایک بھائی کا فرض ہے۔ وہ دیہاتی ہو یا شہری خواندہ ہو یا ناخواندہ کہ سلسلہ کے اخبارات و رسالجات کا خریدار ہو۔ اگر تنہا استطاعت نہیں رکھتا۔ تو دو چار ایسے بھائی مل کر خرید لیا کریں۔ غرض جلسہ سالانہ میں ہمارے بھائیوں کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

جلسہ پر دس ہزار انڈوں کا خرچ

ایک سرسری دریافت سے مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ پچھلے جلسہ پر صرف ایک دوکان سے دس ہزار انڈوں کی فروخت ہوئی۔

کیا میں اپنے معزز بھائیوں کی خدمت میں عرض کر سکتا ہوں۔ کہ یہ کوئی ضروریات زندگی میں سے نہیں۔ اگر اس قحط و گرانی کے زمانے میں جب کہ خشک روٹی کا مل جانا بھی غنیمت ہے۔ اگر یہی خرچ مساکین فنڈ میں دیدیا جائے۔ تو سال بھر ان بیکسوں کی دعاؤں سے آپ مستفید ہو سکیں گے۔ بے شک اس سے چند ایک احمدی دوکانداروں کو بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ مگر جو صورت میں پیش کرتا ہوں۔ اس سے بہت سے مسکینوں کا بھلا ہوگا۔ پس میں بہت ممنون ہونگا۔ اگر میری اس عرضداشت پر توجہ کر کے اس دفعہ انڈوں کا استعمال قطعی طور پر چھوڑ دیا جائے گا۔ اور اس تھوڑے سے ایثار مالی کو قبول کر لیا جائے گا۔ کیک۔ انڈے ایسی ایسی چیزوں کے باہر سال بھر آپ کے لئے بہت سے موقع ہیں۔ یہ چند ایام روحانی جسمانی مجاہدے میں گذار دیئے۔

ابطال کفارہ و اثبات توبہ از روئے بائیبل

نجات عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی رہائی چھٹکارا و مخلصی کے ہیں۔ نجات کی امید ہر فرد بشر خواہ وہ کسی مذہب کا ہو اپنے دل میں رکھتا ہے۔ اور کوئی نہ کوئی ذریعہ مغفرت کا اپنے مسلّمہ کتاب سے تصور کرتا ہے۔ میں یہاں پر صرف مسیحوں کے نجات کا بیان کرونگا

نصاریٰ کا دعویٰ

مسیحوں نے وسیلہ نجات مسیح کا کفارہ تجویز کیا ہے۔ جس کا ثبوت اپنی تسلیم کردہ کتاب مقدس سے دیا کرتے ہیں یوحنا کا پہلا عام خط باب ۲ اور اگر کوئی گناہ کرے۔ تو باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجود ہے۔ یعنی مسیح یسوع راستباز اور وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا۔ بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی۔ اسی بنا پر پادری فنڈر صاحب میزان الحق میں فرماتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح سب کی نجات کا واسطہ اور سبب ہے۔ اور اس کے دکھ اور صلیبی موت جو اس نے ہمارے لئے اپنے اوپر قبول کئے۔ وہی اس بات کے باعث ہوئے کہ خدا اس کی خاطر ان لوگوں کے گناہوں کی سزا سے جو یسوع مسیح پر ایمان لائے۔ درگذر کرتا اور انہیں ہمیشہ کی نیک بختی کو پہونچاتا ہے۔ مطبوعہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۲۱ سطر ۱۶ ملاحظہ ہو۔ نیز صاحب اپنی دوسری کتاب طریق الحیات مطبوعہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۱۱۲ سطر ۱۹ میں فرماتے ہیں۔ غرضیکہ گناہ کی معافی اور نجات حاصل کرنے کے وسیلے جو گنہگار بندوں کے لئے خدا کے حضور سے مقرر اور انجیل میں بیان ہوئے ہیں۔ سو مسیح کا وہی دکھ اور مصیبت ہے۔ پس جو کوئی مسیح پر ایمان لائے گا۔ اور اس کے کفارہ کو قبول کرے گا۔ اس کے سارے گناہ معاف ہونگے۔ اور مسیح کی خاطر خدا کی رضامندی اس پر ہوگی۔ اور وہ حقیقی اور ابدی نیک بختی کا مالک بنے گا۔ و نیز پولوس رسول کا یہی خیال ہے۔ اور مسیح اور کفارہ پر ایمان لانے سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ اعمال صالحہ کی مطلق ضرورت نہیں۔ جیسا کہ لکھتا ہے۔ کہ انسان شریعت کے اعمال کے بغیر ایمان کے سبب سے راستباز ٹھہرتا ہے۔ رومیوں ۳ باب ۲۸ گویا ایمان بدون اعمال حسنہ نجات کا ذریعہ ہوا۔

تردید دعویٰ بائیبل سے

حالانکہ پولوس کے قول کی تردید یعقوب حواری کے قول سے ہو رہی ہے۔ جو کہ پولوس پر ہر طرح کی فضیلت رکھتا ہے۔ پس تم نے دیکھ لیا۔ کہ انسان صرف ایمان سے ہی نہیں بلکہ اعمال سے راستباز ٹھہرتا ہے۔ اسی طرح رحاب فاحشہ بھی جب اس نے قاصدوں کو اپنے گھر میں اتارا۔ اور دوسری راہ سے رخصت کیا۔ تو کیا اعمال سے راستباز نہ ٹھہری۔ غرض جیسے بدن بغیر روح مردہ ہے۔ ویسے ہی ایمان بھی بغیر اعمال کے مردہ ہے۔

پس معلوم ہوا۔ کہ صرف ایمان لانا ہی مسیح کا کفارہ گنہگاروں کے لئے سودمند نہیں ہو سکتا کیونکہ ایمان کے ساتھ ہی ساتھ اعمال صالح کی قید ہے۔ پس جب کہ اعمال صالح کا ہونا ضروری ہوا۔ تو کفارہ کس بات کا۔ بدیگر الفاظ راستبازوں کے لئے مسیح کا کفارہ عبث ہے۔ اور اگر ہر زمانہ کے سبھی گنہگاروں کا وہ کفارہ ہوا۔ تو خواہ مخواہ اعمال صالح کی کیا ضرورت۔ کیونکہ گناہ کے معاوضہ اور فدیہ میں مسیح کا خون بہا دیا گیا تو اس تعلیم نے گناہ کرنے کی آزادی دیدی +

کفارہ کی تردید ہر دو کتب عہد عتیق اور عہد جدید

سے ہوتی ہے۔ پہلے ہم عہد عتیق سے چند آئتیں پیش کرتے ہیں۔ صاحب انصاف غور فرماویں:۔

کفارہ کی تردید عہد عتیق سے

تم اسرائیل کے ملک کے حق میں کیوں یہ کہاوت کہتے ہو۔ کہ باپ دادوں نے کھٹے انگور کہائے اور بیٹوں کے دانت کند ہوگئے

خداوند کہتا ہے۔ کہ مجھے اپنے حیات کی قسم کہ تم پھر اسرائیل میں یہ مثل نہ کہو گے۔ دیکھ ساری جانیں مری ہیں۔ دیکھ جس طرح باپ کی جان اسی طرح بیٹے کی جان۔ دونوں میری ہیں۔ وہ جان جو گناہ کرتی ہے۔ وہی مریگی۔ حزقی ایل ۱۸ باب نیز اسی باب کی تیسویں آیت بھی ملاحظہ ہو " وہ جان جو گناہ کرتی ہے۔ سو ہی مریگی۔ بیٹا باپ کی بدکاری بوجھ نہ اٹھائے گا۔ اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھ اٹھائے گا۔ صادق کی صداقت اسی پر ہوگی۔ اور شریر کی شرارت اسی پر پڑیگی:۔

دیکھئے یہ عدل ورحم اور الٰہی قانون ہے۔ کہ باپ بیٹے کا یا بیٹا باپ کے گناہوں کا ذمہ وار نہیں ہوسکتا۔ یہ انصاف ہے۔ کہ صادق کو صداقت کی جزا اور شریر کو شرارت کی سزا ہو۔ جو کہ عین عدل ہے۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہو۔ کہ خدا خلاف قانون قدرت اپنے صادق بندے مسیح کو مسیحوں کے گناہوں کے معاوضہ میں فدیہ دے کر اپنی عدل کی صفت کو بیکار کردے۔ ہاں البتہ بائبل سے یہ بات ضرور ثابت ہے۔ کہ شریر صادقوں کے بدلے کفارہ ہونگے۔ اور دغا باز راستبازوں کے عوض فدیہ دیئے جاویں گے۔ امثال ۲۱ اب فرمائیے کہ مسیح کا کفارہ کس صادق کے بدلے میں دیا گیا۔ عیسائی صاحبان خلاف بائبل اپنے گناہوں کے معاوضہ میں ایک خدا کا پیارا بندہ مسیح ابن مریم کے قتل کو فدیہ ٹھہراتے ہیں۔ تعجب و افسوس ہے۔ کہ وہ اپنے گناہوں کا فدیہ حضرت مسیح صادق کو بناتے اور بائبل کی تکذیب کرتے ہوئے خدا سے نہیں ڈرتے۔

مذکورہ بالا حوالجات سے ثابت ہوا۔ کہ کسی کے ذاتی گناہوں کا معاوضہ مسیح کا کفارہ نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ہر شخص اپنے گناہوں کی سزا پائے گا۔ اور یہ بھی مقتضا عدل ہے۔ رہا موروثی گناہ کا کفارہ وہ بھی باطل ہے۔ کما ھو الظاھر۔

کتاب پیدائش جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ منع کئے ہوئے پھل کے کہانے پر خدا نے اول سانپ کو یہ سزا دی۔ کہ تو ملعون ہوا۔ اور اپنے پیٹ کے بل چلے گا۔ اور تمام عمر مٹی کہائیگا۔ دوم حوا کو یہ حکم سنایا گیا۔ کہ تیرے حمل میں درد ہوگا۔ اور تو درد سے بچہ جنے گی۔ اور تیرا شوق تیرے خصم کی طرف ہوگا۔ اور تیرا خاوند تجھ پر حکومت کرے گا۔ سوم آدم کو کہا گیا۔ کہ زمین تیرے باعث سے لعنتی ہوگی۔ وہ تیرے لئے اونٹ کٹارے اگائیگی۔ اور تو اپنے منہ کے پسینے سے روٹی کہائیگا۔ پیدائش ۳

یہ تمام سزائیں سانپ اور حوا اور آدم کو خدا نے باغ عدن میں منع کئے ہوئے پھل کھانے کی وجہ سے دیں:۔

معہذا اب کفارہ کے ابطال پر بہت بڑی اور بین دلیل تو یہی ہے۔ کہ بقول عیسائیوں کے مسیح کو کفارہ ہوئے آج ۱۹۲۱ء برس گذر گئے۔ مگر کفارے کا کوئی نتیجہ تسلی بخش نہیں ہوا۔ کیونکہ باغ عدن میں ممنوعہ پھل کہانے پر آدم اور حوا کو جو سزائیں ہوئی تھیں وہ بجنسہ ان کی ذریت میں تاہنوز موجود ہیں۔ یعنی عورت دردزہ سے بچہ جنتی ہے۔ اور انسان مشقت سے روٹی کہاتا ہے۔ اور زمین اونٹ کٹارے اگا رہی ہے۔ اگر

مسیح کا کفارہ اس موروثی گناہ کے لئے ہوا تھا تو فی الوقت ہمارے اور مسیحوں کے مشاہدہ کے خلاف نظر آرہا ہے۔ کیونکہ کوئی مسیحی مرد اور عورت ایسے نہ ہونگے کہ وہ اپنی مشقت سے روٹی نہ کماتا اور دردزہ سے بچہ جنتی ہو پھر ہم کہتے ہیں۔ کہ یہ تو نسل انسانی ہے۔ ہاتھنی کو کیوں دردزہ ہوتا ہے۔ اس کو یہ سزا کس ورثہ میں ملی۔ وہ تو نسل انسانی سے نہیں۔ پس مشاہدہ اور نیز دلائل قاطعہ سے مسیح کا کفارہ باطل اور فعل عبث ثابت ہوا۔

یہ بات ظاہر ہے۔ کہ اگر آدم کی ذریت مسیح کے کفارے پر ایمان لانے سے نجات پا سکتی ہے اور کفارے کا کچھ نیک اثر پایا جاتا۔ تو آدم کی ذریت میں موروثی یا فطری گناہ کا اثر بالکل باقی نہ رہتا۔ اور جو سزائیں آدم و حوا کو تجویز ہوئی تھی۔ وہ موقوف ہو کر ذریت آدم بدون مشقت روٹی کہاتی۔ اور زمین بھی کانٹے نہ اگاتی۔ اور عورتیں بدوں درد کے بچہ جنتیں۔ مگر ان سزاؤں کا جاری رہنا ثابت کر رہا ہے۔ کہ مسیح کا کفارہ درگاہ الٰہی میں ہنوز منظور ہی نہیں ہوا۔ اگر مقبول ہو جاتا۔ تو یہ عام سزائیں ضرور اٹھ جاتیں یہ ہمارا عینی مشاہدہ شہادت دے رہا ہے۔ کہ مسیح کے کفارے سے گناہوں کی بخشش کا ہونا سراسر باطل ہے

کفارہ کی تردید عہد جدید سے

از روئے عہد جدید مسیح کے فدیہ و کفارہ پر نجات کا منحصر کرنا بھی باطل ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ یہودیوں نے اسے جواب دیا۔ اور کہا کہ ہم تجھے اچھے کام کے لئے نہیں۔ بلکہ اس لئے تجھ پر پتھراؤ کرتے ہیں۔ کہ تو کفر کہتا ہے۔ اور انسان ہو کے اپنے کو خدا بناتا ہے۔ حاصل کلام مسیحوں کے عقیدہ سے مسیح کا قتل ہونا ان کے گناہوں کی معافی اور نجات باعث کفارہ حاصل ہوئی۔ اور بخیال یہود وہ مسیح اپنی کفر کی وجہ سے بطریق لعنتی موت کے قتل کیا گیا۔ جس کی تائید پولوس رسول کرتا ہے۔ مسیح نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کہ وہ ہمارے بدلہ میں لعنتی ہوا۔ کیونکہ لکھا ہے۔ جو کوئی کاٹھ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے۔ گلیتون ۳ ۱۳

ناظرین یہود اور مسیحوں کا یہ اتفاقی مسئلہ ہے کہ یسوع مسیح صلیبی موت کے تہمت میں مارا گیا۔ اب اسی لعنتی قتل کو پادری صاحبان وغیرہ اپنی نجات کا ذریعہ گردانیں اونہیں بکلی اختیار ہے۔ مگر

ہوشیار آدمی کو لازم ہے
کام کا پہلے سوچ لیں انجام

مسیح نے تو آخری وقت میں چلا چلا کر یہی فریاد کی ایلی ایلی لما سبقتانی۔

صاحبان۔ تمام کتب آسمانی میں سچی توبہ سے گناہوں کی معافی کا بیان موجود ہے۔ جس کا کوئی مسیحی انکار نہیں کر سکتا۔ اور تمام انبیاء کرام کا یہی مذہب تھا۔ کہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ نینوہ کے باشندوں نے مع بادشاہ کے روزہ رکھا اور ہر ایک نے ٹاٹ کا لباس پہنا۔ اور خدا کے حضور بہت روئے۔ اور ہر ایک نے بری عادت کو ترک کیا۔ اور ظلم چھوڑ دیا۔ اور خدا نے ان کے ان کاموں کو دیکھا۔ کہ وہ لوگ اپنی بری راہ سے باز آئے۔ تب خدا ان کی توبہ قبول کر کے اپنے غضب سے باز آیا۔ یونہ نبی ۳ اور ملاحظہ ہو۔ جو شریر و فاسق اپنے اندیشوں سے باز آوے۔ اور خدا کی طرف پھرے۔ سو وہ رحم کرے گا۔ اور کثرت سے معاف کرے گا۔ یسعیاہ ۵۵

ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سچی توبہ سے

غضب الٰہی اور گناہ دور ہو جاتا ہے۔ اور انجیل سے ثابت ہے۔ کہ توبہ سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح نے مسئلہ توبہ کو تمثیل کے رنگ میں یوں بیان کیا ہے۔ تم میں ایسا کون آدمی ہے۔ جس کے پاس سو بھیڑیں ہوں۔ اور ان میں سے ایک کھوئی جائے۔ تو ننانوے کو بیابان میں چھوڑ کر اس کھوئی ہوئی کو جب تک مل نہ جائے ڈھونڈتا نہ رہے۔ پھر جب مل جاتی ہے۔ تو وہ خوش ہو کر اسے کندھے پر اٹھا لیتا ہے۔ اور گھر میں پہنچکر دوستوں اور پڑوسیوں کو بلاتا اور کہتا ہے۔ کہ میرے ساتھ خوشی کرو۔ کیونکہ میری کھوئی ہوئی بھیڑ مل گئی۔ میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ اسی طرح ننانوے راستبازوں کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے۔ ایک توبہ کرنے والے گنہگار کی بابت آسمان پر زیادہ خوشی ہوگی لوقا ۱۵ باب اور پولوس لکھتا ہے۔ کیونکہ خدا پرستی کا غم ایسی توبہ پیدا کرتا ہے۔ جس کا انجام نجات ہے۔ ۲ کرنتھیوں ۷ باب ۱۰۔ جائے انصاف ہے۔ جب کہ بذریعہ توبہ از روئے بائبل گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔ اور ہو بھی گئے۔ حتیٰ کہ بقول پولوس توبہ سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ پھر صریح توبہ کا مسئلہ موجود ہوتے ہوئے ناحق کسی کے قتل یا خون کے بہانے پر گناہوں کی معافی کا دارو مدار ٹھہرانا سراسر بعید از عقل نہیں تو اور کیا ہے۔

باقی دارد

عبدالحی تحقیق ۔ حیدرآبادی ۔ قادیان

نوٹ

جن احباب کے پتے غلط ہیں۔ مہربانی کرکے درست پتوں سے اطلاع دیں ۔

منیجر الحکم

جمعیۃ العلماء کے فتویٰ پر نظر

قولہٗ گورنمنٹ کی تمام نوکریاں جن سے سرکار کی مدد ہوتی ہو حرام ہے۔ خاص کر پولیس اور فوج کی نوکری کرنا بہت سخت گناہ ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ ان کو اپنے بھائیوں پر گولیاں چلانی پڑتی ہیں۔ اور قرآن کی ایک آیت اور ایک حدیث سند میں دی گئی ہے۔

اقول سب مفسروں نے با تفاق لکھا ہے۔ کہ یہ آیت کافروں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور سبھوں نے اس کی شان نزول میں لکھا ہے۔ کہ قیس بن ضبابۃ الکنانی اور اس کا بھائی ہشام دونوں مسلمان ہو گئے تھے۔ ایک دن ہشام بنی نجار میں مقتول پائے گئے۔ قیس نے رسول اللہ کو خبر دی۔ آنحضرت نے قیس کے ہمراہ بنی فہر میں سے ایک شخص کو بنی نجار کے پاس بھیجا۔ کہ رسول خدا کا حکم ہے۔ کہ اگر تم لوگوں کو ہشام کا قاتل معلوم ہو۔ تو اس کو قیس کے حوالہ کرو تاکہ قصاص لیا جائے۔ اور اگر معلوم نہ ہو۔ تو ان کی دیت یعنی تاوان دیدو۔ فہری شخص نے بنی نجار سے کہا۔ تو وہ لوگ بولے قاتل لامعلوم ہے۔ اور ان لوگوں نے ایک سو اونٹ دیت کے طور پر قیس کے سپرد کر دیئے قیس اور وہ غریب فہری دونوں مدینہ کی طرف واپس چلے۔ شیطان نے قیس کو بہکایا۔ کہ دیت میں اونٹ تو مل ہی گئے ہیں۔ اس ساتھی کو مار ڈالو تاکہ جان کا بدلہ جان ہو جائے یہ نام نہاد اور ظاہری مسلمان ہوا تھا۔ اس لئے اس نے خوف خدا نہیں کیا۔ اور اپنے کفر کے چال کے مطابق اس غریب فہری کو مار ڈالا اور کافر ہو کر پھر مکہ کو روانہ ہو گیا۔ تو یہ ایک آیت نازل ہوئی۔

ومن یقتل مومناً متعمداً فجزاؤہ جہنم خالداً فیہا وغضب اللّٰہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذاباً عظیما (ترجمہ - اور جو مسلمان کو قصداً مار ڈالے تو اس کی سزا دوزخ ہے - جس میں وہ ہمیشہ رہے گا - اور اس پر اللہ کا غضب نازل ہوگا - اور اس پر خدا کی پھٹکار پڑے گی اور اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے - پارہ ۵ سورہ نساء)

مذہب اسلام اور دنیا کے تمام کاروبار میں اعمال وافعال کا مدار نیت پر ہے - اگر قاتل کی نیت ہے - کہ اس مسلمان کو مسلمان ہونے کی وجہ سے مارے - اور اس نے مار بھی ڈالا تو ضرور اس آیت کے تحت میں آئیگا - کیونکہ اس نے اسلام کی دشمنی کی اور اسلام کا دشمن کافر ہے - اور کافر ہمیشہ جہنم میں رہیگا *

اگر کسی مسلمان نے ظلم کر کے دنیاوی طمع یا عداوت کے سبب سے کسی کافر کو مار ڈالا ہے - تو ہرگز اس آیت کے تحت میں نہیں آئے گا - کیونکہ اس کیلئے دوسری دفعہ اور دوسرا ایکٹ موجود ہے - یاایہا الذین امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ اے مسلمانو! تم پر مقتولوں کے بارے میں قصاص فرض کیا گیا ہے - پ ۲ ع بقر)

جلاد نے اگر قتل کے مجرم مسلمان کو قاضی کے حکم سے قتل کیا - تو اس آیت کے حکم میں نہیں آئے گا - مگر فتوے میں جو عموم ہے - اس کا منشاء تو یہ ہے - کہ کوئی کسی طرح پر کسی مسلمان کو مار ڈالے - تو ہمیشہ جہنم میں رہے گا *

ایک ظالم مسلمان نے دوسرے مظلوم مسلمان کو قتل کر ڈالا - اور قصاص میں پھانسی بھی پا گیا - تو اس فتوے کی منشاء کے مطابق اس دنیاوی سزا بھگتنے پر بھی وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا - حالانکہ ایسا نہیں ہے - وہ شخص قیامت کے دن پاک وصاف اٹھے گا - ولکم فی القصاص حیوٰۃ یااولی الالباب اے عقلمندو قصاص میں تمہاری زندگی ہے -

اگر کسی نے حالت کفر میں مسلمانوں کو قتل کیا ہو اور وہ آئندہ مسلمان ہو گیا ہے - تب بھی فتوے کے مطابق وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا - کیونکہ اس نے مسلمانوں کو قتل کیا ہے - حالانکہ یہ غلط ہے - صحابہ کرام میں اکثر ایسے لوگ تھے - اور اللہ تعالےٰ نے ان کے مدارج بلند کئے ہیں -

صحابہ کرام کی باہمی لڑائیوں میں صحابہ نے صحابہ کو مار ڈالا ہے - تو صاحب فتوٰی کے قول کے مطابق تو دونوں فریقوں کو معاذ اللہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہنا پڑے گا - حضرت علی کرم اللہ وجہ اور حضرت معاویہ کی جنگ صفین بنی امیہ اور عبد اللہ بن زبیر کی لڑائی جس میں کعبہ سنگسار کیا گیا - اور حجر اسود کے پرزے اڑا دیئے گئے تھے کربلا کے معلے میں حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور یزیدیوں کی لڑائی - بنی امیہ اور بنی عباس کی لڑائیاں خلیفہ مامون اور امین کی باہمی لڑائی اور اس تیرہ سو برس کے اندر تمام ممالک اسلامی میں ہزاروں باہمی لڑائیاں ہوئی ہیں - جس میں مسلمانوں نے مسلمانوں کو مار ڈالا ہے - پھر کیا اس فتوے کے مطابق ان سب حضرات صحابہ وتابعین وتبع تابعین وبزرگان دین وغیرہم کو معاذ اللہ آپ ہمیشہ کے لئے جہنم میں بھیجنے کے لئے تیار ہیں - غالباً آپ تیار نہیں ہونگے - اور اگر ہو بھی جائیں گے - تو ہم آپ کو تیار نہیں ہونے دیں گے *

اس فتوے میں آنکھیں بند کر کے اس قدر نادری حکم دیا گیا ہے - کہ تمام ہی مسایل فقہیہ میں دقتیں لاحق ہو گئی ہیں - دیکھو فتوے کے مطابق جو ایسا کام کرے وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا - یعنی کافر ہو گیا - اور غالباً اس کی

توبہ قبول نہیں ہو گی۔ حالانکہ اہل سنت بالاتفاق قائل ہیں کہ قاتل کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحاً ثم اهتدیٰ (میں ضرور بخش دیتا ہوں اس کو جس نے توبہ کی اور ایمان لایا۔ اور اچھے کام کئے اور اس نے پھر راہ راست اختیار کر لی) ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک (نہیں معاف کرے گا۔ کہ اس کے ساتھ شرک کیا جاوے۔ اور بخش دے گا اس کے سوا سب کو)

اس آیت کے متعلق جلال الدین سیوطی اور بعض دیگر مفسرین نے حضرت عبد اللہ بن عباس سے یہ بھی روایت کی ہے۔ کہ یہ حکم تہدیدی ہے۔ اور زجر و توبیخ اور مسلمان کے قتل عمد کی اہمیت دکھلانے کے لئے وارد ہوا ہے۔

معتزلہ قائل ہیں۔ کہ گناہ کبیرہ کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اور سنت وجماعت بالاتفاق قائل ہیں۔ کہ خلود فی النار سوا کافر کے کسی کو نہیں ہے۔ چونکہ اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ یہ آیت معتزلہ کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ لوگ بھی مانتے ہیں۔ کہ یہ آیت کافر قاتل کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ مگر ہماری مفتی صاحب کا نادری حکم معتزلہ کے موافق ہے۔

آپ اگر چاہتے ہیں۔ تو دیکھئے تفسیر معالم التنزیل تفسیر مدارک۔ تفسیر بیضاوی۔ تفسیر جلالین اور تفسیر کبیر وغیرہ۔ علامہ ابن حجر مکی نے بھی کتاب الجنایات میں اس کی نسبت ایک طولانی بحث کی ہے۔

اب آپ سمجھ گئے ہونگے۔ کہ یہ آیت کافر قاتل کے بارے میں وارد ہوئی ہے۔ اور اس سے حکم یہی نکلتا ہے۔ کہ اگر کوئی مسلمان کو اس نیت سے قتل کر دے۔ کہ وہ مسلمان ہے۔ تو مسلمان نہیں ہے۔ بلکہ کافر ہے۔ اور اس لئے ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

ایک بات اور بھی غور کرنے کی ہے۔ کہ قتل ومقاتلہ میں بہت فرق ہے۔ قتل میں ایک شخص سے فعل سرزد ہوتا ہے۔ اور مقاتلہ میں دونو جانب ایک جماعت ہوتی ہے۔ دیکھو حضرت امام حسین علیہ السلام کا شمر قاتل تھا۔ یزیدیوں کی فوج قاتل نہ تھی۔ بلکہ مقاتل ۔ اس لئے اگر یہاں پر باہمی لڑائی کی روک مقصود ہوتی۔ تو قتیل کی جگہ بقاتل ہوتا۔

اب تو آپ ضرور مان گئے ہونگے۔ کہ یہ آیت اس دعویٰ کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ اور یہ دعویٰ بھی بلا دلیل ہے۔ اور دعوی بلا دلیل خرد نہیں۔

ایک حدیث جو سند میں پیش کی گئی ہے وہ ظاہر ہے۔ کہ جو جماعت ہم لوگوں پر ہتھیار اٹھائے۔ اس نیت سے کہ ہم لوگ مسلمان ہیں۔ تو وہ قوم کلہے کو مسلمان ہیں۔ وہ تو کافر ہوگی ہی۔ مگر باہمی جنگوں پر تو غور کیجئے کہ ان میں سے کس فریق کو آپ بچا سکتے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی یہی فرماتے تھے۔ اور حضرت معاویہ کا بھی یہی دعویٰ تھا۔ علیٰ ہذا القیاس تیرہ سو برس کے زمانہ کے اندر بہتیری باہمی لڑائیاں ہوئی ہیں۔ ذرا ان کو بچا لیجئے۔ تو یہ بچا لے۔ ہندوستان کے مسلمان پولیس اور فوج والے اُن ہی بزرگواروں کے طفیل میں انہی کے صدقے میں ان ہی بہادر غازیوں کی تلوار کے سایہ میں ٹھنڈے ٹھنڈے بہشت میں داخل ہو جائیں گے۔

پولیس اور فوج کی نوکریوں میں اگر اس کی شرط ہو کہ مسلمانوں پر بدین نیت گولی چلانی پڑے گی۔ کہ وہ مسلمان ہیں۔ تو بے شک اس سے الگ ہونا چاہیئے۔ مگر بعض حالتوں میں ضرورتاً ایسے مسلمانوں پر جو بغاوت کے جرم اور نیز گناہ کے مرتکب ہوں۔ تو امن قایم رکھنے اور فتنہ وفساد دور کرنے کے لئے ان پر گولی چلانا گناہ کیا معنی ثواب ہے۔ اور یقین ہے۔ کہ سوا راج بھی اگر ہوگا

تو اس سے برأت نہیں ہوگی۔ جو ہوتا رہا ہے۔ وہ ہوتا رہے گا۔

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ کا زمانہ انگریزی سلطنت کا ابتدائی زمانہ تھا انہوں نے انگریزی سلطنت کی نوکریوں میں پولیس اور فوج اور سررشتہ تعلیم کی نوکریاں کو ترجیح دی ہے۔ اور جائز قرار دیا ہے۔ دیکھو ان کے فتادے ؎

علی گڑھ گزٹ

ممالک غیر کی سستی گندم

ایک بہت بڑی فرم نے جو اس وقت ممالک غیر کی گیہوں ہندوستان میں درآمد کرتی ہے۔ ۱۵۰۰۰ ٹن گیہوں فروخت کی ہے۔ جن میں سے ۴۰۰۰ ٹن گیہوں اس وقت تک فی الواقع ہندوستانی بندرگاہوں میں پہنچ چکی ہے۔ یہ فرم جس کا نام پولس لوئس ڈریفس اینڈ کمپنی کراچی ہے نومبر کے مہینے میں ۶ روپے ۱۳ ر فی من کے حساب سے جس قدر گندم درکار ہو۔ کراچی میں پہنچا سکتی ہے۔ اور بعد میں اس سے بھی کم قیمت پر حتیٰ کہ فروری میں ۶ روپے ۱ ر فی من کے حساب سے پہنچا سکتی ہے۔ گیہوں کی وہ کم سے کم مقدار جو فرم مذکور ایک وقت میں فروخت کرنے پر رضامند ہے۔ ۱ ٹن یعنی تخمیناً ۲۷ من ہے چونکہ اس گیہوں کی قیمت کے درمیان اس قدر فرق ہے۔ اس لئے یہ تعجب کی بات ہے۔ کہ گیہوں کے سوداگروں نے ممالک غیر کی گیہوں زیادہ مقدار میں نہیں خریدی۔ جو میونسپل کمیٹیاں سستا غلہ بیچنے کی دوکانوں میں گیہوں بازاری نرخ سے کم قیمت پر فروخت کر رہی ہیں۔ ان کے لئے بہتر ہوگا۔ کہ وہ ممالک غیر کی گیہوں خریدیں۔ گو یہ گیہوں پنجاب میں کاشت کے لئے موزوں نہیں ہے۔ مگر خوراک کے لئے بہت عمدہ ہے ؎

آئرلینڈ آزاد ریاست

لندن ۶ دسمبر۔ آئرلینڈ کے ساتھ جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس میں ۱۸ دفعات ہیں۔ دفعہ اول کی رو سے ایک پارلیمنٹ قائم کی جائے گی۔ جو قوانین وضع کرے گی۔ دفعہ ۳ کی رو سے آئرلینڈ میں برطانیہ کا ایک نیا نمائندہ رہے گا۔ جیسا کہ کینیڈا وغیرہ میں گورنر جنرل۔ دفعہ ۴ میں اس حلف کے الفاظ دیئے گئے ہیں۔ جو اراکین پارلیمنٹ کو اٹھانا ہوگا۔ دفعہ ۶ کی رو سے برطانیہ خودمختار آئرلینڈ کی ساحلی حفاظت کرے گا۔ اس دفعہ پر پانچ سال بعد نظرثانی ہوگی۔ جب کہ آئرلینڈ اپنی حفاظت آپ کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ دفعہ ۷ میں بندرگاہوں کے استعمال کی تشریح کی گئی ہے۔ جنگ کے وقت بھی یہ بندرگاہیں برطانیہ کے واسطے کھلی ہونگی۔ دفعات ۱۱-۱۲-۱۳ میں مذکور ہے کہ اگر اس معاہدہ کی تصدیق سے ایک ماہ کے اندر شمالی آئرلینڈ کے آئرش فری سٹیٹ سے مستثنےٰ کئے جانے کی درخواست کی گئی۔ اگر اس نے یہ درخواست کر دی۔ تو ایک نمائندہ کمیشن شمالی اور جنوبی آئرلینڈ کی حدبندی کر دے گا۔ جو باشندوں کی رضا و رغبت کے مطابق ہوگی دفعہ ۱۶ کی رو سے آئرش پارلیمنٹ کا کوئی خاص مذہب نہیں ہوگا اور لوگوں کو وسیع ترین مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ اس سمجھوتہ پر برطانوی اور آئرش نمائندوں نے دستخط کر دیئے ؎

تاریخ مالابار

چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ جو کہ اعلےٰ درجے ۲۲×۱۷ ۱۴ پونڈ کے کاغذ پر چھپی ہے۔

قیمت فی جلد ۱۰/

علاوہ محصول ڈاک

دفتر اخبار الحکم سے طلب کرو

لکڑی کے گھر

کنیڈا کے صوبہ برٹش کولمبیا میں صنوبر کی لکڑی کے جو نہایت مضبوط ہوتی ہے۔ بنے بنائے نفیس اور آرام دہ گھر بکتے ہیں۔ جو مختلف مقامات کے لوگ تار دیکر بذریعہ پارسل پہنچنے کے بعد چند دن میں ہی اس کے الگ الگ حصوں کو جوڑ کر مکان تیار ہو سکتا ہے۔ یہ گھر اچھے مضبوط ہوتے ہیں۔ اور ان کے جلنے کا خطرہ بھی بہت کم ہوتا ہے۔ پانچ کمروں کا ایسا مکان کولمبیا میں تیرہ سو روپے کو ملتا ہے۔

ریل گاڑیوں کی ٹکر سے حفاظت کرنیوالی ایجاد

انگلستان میں ریل گاڑیوں کو ٹکر سے بچانے اور آمنے سامنے زور سے آتے آتے خود بخود رک جانے کے ایک نئے طریقہ کی ایجاد ہوئی ہے۔ جس کا حال ہی میں برمنگھم میں کامیاب تجربہ

کیا گیا ہے۔

ایک بہت بڑی خاموش توپ

نیویارک کے موجدوں کی ایک جماعت کے سامنے ایک نئی توپ کی کامیاب آزمائش کی گئی ہے۔ جو تین سو میل مار کرتی ہے۔ اس کا گولہ ۱۳۵ من کا ہے۔ گولہ چلاتے وقت کسی قسم کی آواز نہیں نکلتی۔ نہ کوئی شعلہ اٹھتا ہے۔ اور نہ یہ پیچھے کو ہٹتی ہے۔

---

۱۱۶ سال کی عورت

کنیڈا کی سب سے بوڑھی عورت مسز سارہ میکسول نے حال میں اپنی ایک سو سولہویں سالگرہ منائی۔ وہ اپنے بچوں سے زیادہ زندہ رہی اور تنہا رہتی ہے۔

پیشاب پر محصول کسٹم

جموں میں محصول کسٹم کے متعلق کارکنوں کی سختی کی شکایت کئی اخبارات میں شایع ہو چکی ہے اور مصر اچھوت گزٹ میں تو شکایات کا ایک سلسلہ چھڑا ہوا ہے۔ ان شکایات میں سے ایک مزید شکایت یہ ہے۔ کہ ایک شخص تحصیل ہیرپورہ ریاست جموں سے ایک مریض کا پیشاب ڈاکٹر کے معائنہ کے لئے لایا۔ اسے ملازمان کسٹم نے روک لیا اور اگرچہ اس نے قسمیں کھا کھا کر لوگوں کو یقین دلایا۔ کہ وہ مریض کا پیشاب ہے لیکن ملازمان کسٹم نے ایک نہ سنی۔ اور اسے دفتر کسٹم میں لے گئے۔ جہاں اس سے ڈیڑھ آنہ محصول وصول کیا گیا۔ اگر یہ شکایت واقعی صحیح ہے۔ تو کہنا پڑتا ہے۔ کہ جموں میں کارکنان کسٹم لوگوں کو ناجائز طور پر تنگ کر رہے ہیں۔ اور اعلیٰ افسران کسٹم کو چاہئے۔ کہ ان کی ایسی ناجائز سختی سے باز رکھیں۔